سوال

(750) باجماعت نماز میں شامل ہونے والا گزری ہوئی رکعت کس طرح ادا کرے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اگر باجماعت نماز کی ایک دو رکعت گزر چکی ہوں تو ان کو کس طرح ادا کرنا چاہیے۔ اس رکعت کو ہی پہلی رکعت تصور کیا جائے یا جو رکعت جماعت کی ہو؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مسبوق آدمی امام کے ساتھ نماز کا جو حصہ پاتا ہے، وہ اس کی پہلی رکعت سمجھی جائے گی۔ حدیث میں ہے :

'فَمَا أَدرَكتُم فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُم فَأَتِمُّوا۔' (صحیح البخاری، باب قَولِ الرَّجُلِ : فَاتَتنَا الصَّلَاةُ، رقم: ٦٣٥) مع فتح الباری : ١١٧/١

یعنی ''جتنی نماز امام کے ساتھ پاؤ پڑھو اور جتنی فوت ہو جائے پوری کرو۔''

یہاں فائت نماز کے لیے لفظ ''اتمام'' استعمال ہوا ہے۔ جس کے معنی اخیر سے پورا کرنے کے ہیں اور اخیر سے پورا کرنا اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ جو امام کی فراغت کے بعد پڑھے وہ اس کی اخیر ہو۔ اگر کہا جائے کہ بعض روایات میں لفظ ''قضاء'' وارد ہے جو ''اداء'' کی ضد ہے، تو اس کا جواب یہ ہے، کہ ''قضاء'' کے معنی پورا کرنے کے بھی ثابت ہیں۔ لہٰذا یہاں ''قضا'' بمعنی ''اداء'' ہے۔ جیسے قرآن مجید میں ہے :

فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلَوٰةُ فَانتَشِرُوا فِي الأَرضِ ... ١٠ (سورة الجمعة)

یعنی جب نماز پوری ہو جائے، تو پھر روزی کی تلاش کے لیے زمین میں پھیل جاؤ۔

اور اس سے بھی واضح ترین دلیل یہ ہے کہ نمازی پر واجب ہے کہ ہر صورت نماز کے اخیر میں تشہد پڑھے۔ اگر وہ رکعت جو مسبوق نے امام کے ساتھ پائی ہے آخری ہو، تو تشہد کے اعادہ کی ضرورت باقی نہیں رہ جاتی۔ مزید آنکہ اہلِ علم کا اجماع ہے کہ ''تکبیر تحریمہ'' کا تعلق صرف پہلی رکعت سے ہے۔

ان دلائل وشواہد سے معلوم ہوا، کہ مسبوق آدمی امام کے ساتھ جو نماز پاتا ہے، وہ اس کی پہلی نماز ہی سمجھی جائے گی۔ ملاحظہ ہو! فتح الباری : ١١٩/٢۔

محدث فتوی

هذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

کتاب الصلوٰۃ: صفحہ:641

محدث فتویٰ